ISSN Print: 2394-7500
ISSN Online: 2394-5869
Impact Factor: 5.2
IJAR 2018; 4(1): 539-540
www.allresearchjournal.com
Received: 18-11-2017
Accepted: 25-12-2017

Dr. Md Shamshad Akhtar
Head Department of Urdu,
B.M.A. College, Baheri, Bihar,
India

Corresponding Author:
Dr. Md Shamshad Akhtar
Head Department of Urdu,
B.M.A. College, Baheri, Bihar,
India

انار کلی کا تجزیاتی مطالعہ

Dr. Md Shamshad Akhtar

خلاصہ

ڈرامہ انار کلی امتیاز علی تاج کا شاہکار ہے اور یہ سب سے زیادہ مشہور ڈراموں میں سے ایک ہے جس میں مغل شہزادہ سلیم اور کنیز انار کلی کی محبت کی داستان پیش کی گئی ہے، ڈرامے میں کشمکش اور تجسس کی پیشکش لاجواب ہے ڈرامے کے اہم کرداروں میں جلاالدین محمد اکبر، شہزادہ سلیم، انار کلی اور دل آرام ہیں، ڈرامے کے کرداروں کی تراش خراش اور مکالموں کی سطح پر تاج بے حد کامیاب ہیں، کسی بھی ڈرامے کی کامیابی کے لیے پہلی شرط ڈرامے میں تصادم وکشمکش کی فضاء قائم کرنا اور انہیں ڈرامے کے انجام تک قائم رکھنا ضروری ہوتا ہے اور یہ خوبی امتیاز علی تاج کے یہاں بدرجہ اتم موجود ہے، نظریاتی تصادم، جذباتی تصادم، نفسیاتی تصادم، اور لشکری تصادم یعنی اس ڈرامے کو بااثر اور دلچسپ بنانے کی تمام تر کوششیں اس ڈرامے میں کی گئی ہیں اور تمام تر متصادم حالات کی باگ ڈور، تاج اپنے اختیار میں رکھتے ہیں اور یہی خصوصیات امتیاز علی تاج کو ممتاز و ممیز کرتی ہیں۔

مطلوبہ الفاظ۔: ڈرامہ، امتیاز علی تاج، انار کلی، تنقید، ادب، سماج، شہنشاہ اکبر، شہزادہ سلیم

مطالعہ کے مقاصد۔

ڈرامہ انار کلی امتیاز علی تاج کا شاہکار ڈرامہ ہے، ڈرامے کا پلاٹ، کردار، مکالمے، تصادم وکشمکش کی صورت حال اور زبان وبیان کی سطح پر اس کے معیار کو پرکھتے ہوئے دور حاضر میں اس کی افادیت واہمیت پر گفتگو اس مضمون کا مقصد ہے۔

تعارف۔

اردو میں فن ڈرامہ نگاری کا اگر غیر جانبدارانہ جائزہ لیا جائے تو یہ بات واضح طور پر سامنے آئے گی کہ اردو ادب میں صنف ڈرامہ کو مختلف ادوار میں بڑی اہمیت دی گئی اور بے شمار شاہکار ڈراموں کی تخلیق کی گئی انہیں عظیم ڈراموں میں ایک ڈرامہ اردو ادب کا کامیاب ترین ڈرامہ ہے جسے امتیاز علی تاج نے نہایت محتاط رویے کے ساتھ تخلیقی عمل سے گزارا ہے، پلاٹ، کردار، کرداروں کے مکالمے اور ان کی نفسیات، جذباتی ناہمواریاں اور محبت کے حصول کے فرق میں تگ ودو، کشمکش وتصادم اور انجام ان تمام امور کو برتنے میں امتیاز علی تاج نے نہایت مہارت کا ثبوت پیش کیا ہے۔

ڈرامہ انار کلی امتیاز علی تاج کا شاہکار ہے، بقول عشرت رحمانی:

مختصر ڈرامہ نگاری کے سلسلے میں انہیں اہم مرتبہ حاصل ہے

انار کلی کے علاوہ ان کے دوسرے ڈرامے بھی ہیں جن میں، گونگی، ورجینا، خورد، خوشی، الو کی زبان، صرف کانوں کے لیے، اور، امن وسکون، وغیرہ۔

تاج کا سب سے مشہور ڈرامہ انار کلی ہے جس میں مغل شہزادہ سلیم اور کنیز انار کلی کی محبت کی داستان پیش کی گئی ہے، ڈرامے میں تجسس اور کشمکش لاجواب ہے۔اس ڈرامے کے کرداروں میں جلال الدین محمد اکبر سلیم، انار کلی اور دل آرام سب سے زیادہ اہم کردار ہیں، ان کے علاوہ بختیار، رانی جودھا بائی، ثریا، انار کلی کی ماں، ستارہ، مرواریدا اور عنبر وغیرہ دوسری لائن کے کردار ہیں۔

ڈرامے میں تصادم کی پیشکش کی بڑی اہمیت ہے اگر یہ نہ ہو تو ڈرامہ غیر مکمل محسوس ہوتا ہے، یہی وجہ ہے کہ ڈرامے میں تصادم کو بنیادی جز تسلیم کیا گیا ہے، ڈرامہ انار کلی کے مطالعے سے واضح ہو جاتا ہے کہ اس ڈرامے میں قدم قدم پر تصادم ہے جو کہ اسے دلچسپ بنا دیتا ہے۔

بقول ڈاکٹر حاتم رام پوری، انار کلی میں تصادم اور کشمکش کی فضا شروع سے آخر تک موجود ہے اور غیر فطری انداز میں یہ ماحول برقرار رہتا ہے، ڈرامہ نگار بجائے خود کرداروں کو باہم الجھنے کے لیے اکساتا ہوا نظر نہیں آتا ہے بلکہ کردار اپنے طور پر آزادانہ الجھتے ہیں۔ کرداروں کی ذہنی اور جذباتی کیفیات کی وضاحت بھی ان کے مکالموں کے ذریعہ بڑی خوش اسلوبی سے ہوتی ہے، تصادم کہیں دل آرام کے عمل سے ابھرتا ہے تو کہیں انار کلی اور سلیم کی نادانیوں سے پیدا ہوتا ہے، اکبر کے فرائض اور دل آرام کی شاطرانہ چالوں کے مخصوص نقطۂ اتصال سے بھی کشمکش کی لہریں گرداب کی صورت میں پیدا ہوتی ہیں، بہر حال یہ رسہ کشی جاری رہتی ہے۔

ڈرامے میں تصادم دو طرح کے ہوتے ہیں، داخلی تصادم اور خارجی تصادم۔ خارجی تصادم دو کرداروں یا دو گروپ کے درمیان ہوتا ہے، جس کی پیشکش مختلف قسم کے اختلافات پیدا کر کے کی جاتی ہے اور یہ ڈرامے کے فن میں نسبتاً آسان ہوتی ہے، وہیں دوسری طرف جذباتی اختلافات کا تعلق داخلی تصادم سے ہے، داخلی تصادم کرداروں کی نفسیات وعادات اطوار پر منحصر ہوتا ہے اور یہیں ایک ڈامہ نگار کی فنی صلاحیتوں کا اظہار ہوتا ہے۔

امتیاز علی تاج نے اپنے ڈرامے انار کلی میں مختلف کرداروں کے جذباتی نشیب وفراز کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان کے آپسی تصادم کو بحسن وخوبی پیش کیا ہے۔ بالخصوص اکبر اعظم جو کہ ایک شہنشاہ ہے، ایک بڑی سلطنت کا عظیم بادشاہ جس کے پیش نظر مغلیہ سلطنت کے جاہ وجلال اور عظمت رفتہ کی پاسداری کی ذمہ داری ہے تو وہیں دوسری طرف شہزادہ سلیم جو کہ ایک کنیز کی محبت میں کچھ اس طرح گرفتار ہے کہ اسے نہ تو اپنے آباواجداد کی جاہ وحشمت کی فکر ہے اور نہ ہی اس بات کا احساس ہے کہ وہ خود مستقبل کا شہنشاہ ہے۔ اکبر اور سلیم کو داخلی کیفیات وجذباتی نفسیات نے ایک دوسرے سے متصادم کر دیا ہے، وہیں دوسری طرف شوہر ہے جس کے جذبات وخیالات غلط نہیں تھے (جودھا بائی کی نظر میں) کیوں کہ مغلیہ سلطنت کے جاہ وحشمت کی پاسداری اکبر کی اولین ترجیح تھی، دوسری طرف شہزادہ سلیم ہے جو اس کا لاڈلا بیٹا ہے، بڑی منتوں اور دعاؤں کے ذریعے پیدا ہونے والی اولاد جو کہ ایک کنیز کی محبت میں کچھ اس طرح مبتلا ہے کہ وہ تخت وتاج تک ٹھکرانے پر آمادہ ہے۔

جودھا بائی دراصل دو اصولوں کے درمیان معلق ایک ایسا کردار ہے جسے قدم قدم پر اپنے شوہر اور بیٹے سے متصادم ہونا پڑتا ہے۔ اکبر اعظم اپنے اصولوں کا غلام ہے اور شہزادہ سلیم محبت کے اصولوں کا۔

جیسا کہ قبل لکھا جا چکا ہے کہ تصادم کسی ڈرامے کا خاص جز ہوتا ہے اور یہی انار کلی میں بھی جابجا نظر آتا ہے۔ نظریاتی تصادم، جذباتی تصادم، نفسیاتی تصادم اور لشکری تصادم غرض ڈرامے کو بااثر اور دلچسپ بنانے کی تمام تر کوششیں موجود ہیں، اس ڈرامے میں امتیاز علی تاج کی یہ خوبی ہے کہ سارے کردار خود بہ خود متصادم نظر آتے ہیں۔ ایسا بالکل نہیں احساس ہوتا ہے کہ تمام تر متصادم حالات کی کمان تاج کے ہاتھوں میں ہے اور یہی خاصیت امتیاز علی تاج کو ممتاز و ممیز کرتی ہے

کرداروں کے ذریعہ ادا کئے گئے تمام تر مکالمے ان کی ذہنی کیفیات، جذبات ومحسوسات، یہاں تک کہ کرداروں کی نفسیات تک واضح ہو جاتی ہے۔ کہیں تصادم کی وجہ دل آرام بنتی ہے، کہیں اکبر اعظم کی انا واحساس شہنشاہیت اور کہیں جودھا بائی کی لاچاری تو کہیں شہزادہ سلیم، انار کلی کے محرکات۔ غرض اس ڈرامے میں تصادم ہر مرحلے میں نقطۂ عروج پر نظر آتا ہے جس کی بنا پر ڈرامے میں دلچسپی برقرار رہتی ہے۔

کرداروں کے باہم ارتباط کے نتیجے میں اور خاص طور سے ان حالات میں جن میں کسی کو کسی پہ اعتماد نہ ہو کشمکش کی نئی نئی صورتیں پیدا ہوتی ہیں اور یہی اس ڈرامے کی خصوصیت ہے جس میں مختلف کرداروں کا ذہنی نفسیاتی انتشار، مختلف قسم کے جذبات پیدا کرتا ہے اور پھر داخلی تصادم یکبارگی خارجی تصادم میں تبدیل ہو جاتا ہے، اکبر اور سلیم کی جذباتی نفسیات باہم متصادم ہے تو کہیں جودھا بائی اور سلیم متصادم ہیں۔ اسی طرح دل آرام و سلیم اور انار کلی ودل آرام کے درمیان تصادم ہے۔ داروغہ زندان، نیلم اور انار کلی بھی متصادم ہیں، کرداروں کی ذہنی کیفیات وجذبات آخر کار نقطۂ عروج پر پہنچتے ہیں اور تمام تر کردار بڑی خوبصورتی کے ساتھ باہم متصادم ہو جاتے ہیں، انتظار کی گھڑیاں ختم ہو جاتی ہیں اور ڈرامے کا تجسس اپنی انتہا کو پہنچتا ہے۔

ڈرامہ انار کلی میں ایتاز علی تاج نے کرداروں کے تعین اور ان کے خال وخط کھینچنے میں بڑی مہارت کا ثبوت دیا ہے۔

مثال کے طور پر اکبر اعظم کے کردار کی پیشکش میں انہوں نے جن باریکیوں کا خیال رکھا ہے وہ بے حد اہم ہیں کیونکہ ڈرامہ انار کلی میں جس طرح اکبر اعظم کی ظاہری وباطنی شخصیت پیش کی گئی ہے اس نے قارئین، سامعین اور ناظرین کو اپنا گرویدہ بنا لیا ہے۔ اور آج تک تصوراتی اکبر بالکل ویسا ہی ہے جیسا کہ امتیاز علی تاج نے دکھانے کی کوشش کی ہے۔

شہزادہ سلیم کا کردار بھی اپنے آپ میں مکمل ہے۔ وہ اس طرح کے امتیاز علی تاج نے اپنے ڈرامے کے لیے شہزادہ سلیم کو جس زاویئے سے دیکھنا چاہا اس میں وہ بے حد کامیاب رہے۔ ایک ایسا شہزادہ جو کہ ولی عہد بھی ہے، اس کا باپ اپنے بیٹے میں مستقبل کا ہندوستان دیکھنا چاہتا ہے، ایک ایسا ہندوستان جس میں مغلیہ سلطنت کے جاہ وجلال کی قسمیں کھائی جائیں، لیکن وہی بیٹا ایک کنیز کی محبت کا اسیر ہو جاتا ہے۔

کشمکش بھرے ماحول میں سلیم کا کردار اپنے دائرے میں کامیابی کے ساتھ متحرک وفعال ہے۔ انار کلی کا کردار اس کی کے عظمت کی آئینہ عظمت کی آئینہ دار ہے ایک کنیز ہوتے ہوئے بھی اس نے ایسی کوئی حرکت نہیں کی جس سے اس کے کردار کی عظمت وحرمت مجروح ہو جائے۔ قدم قدم پر بلا کی سنجیدگی اور سلیقہ مندی کے مظاہرے کیے ہیں۔ حتیٰ کہ شہزادہ سلیم سے اظہار عشق کے معاملے میں بھی اس کی شرافت و پاکیزگی اور کردار کی عظمت صاف جھلکتی ہے، اور یہ سب ایتاز علی تاج کی فنکارانہ صلاحیتوں کی بدولت ہی ممکن ہوا۔

جودھا بائی، دل آرام اور بختیار کے کردار بھی مناسب اور جاندار ہیں۔ جذباتی، نفسیاتی، انتقامی اور سازشی لمحات میں ان کرداروں نے بے حد کامیاب تاثر چھوڑے ہیں اور یقیناً یہ کہنا غیر مناسب نہیں ہوگا کہ امتیاز علی تاج نے فن ڈرامہ نگاری کے تمام تر لوازمات، بالخصوص کردار نگاری کے معرکے کو بے حد کامیابی کے ساتھ سر کیا ہے۔

نتیجہ۔

ڈرامہ نگاری کا فن بے حد احتیاط اور مہارت کا متقاضی ہوتا ہے کیوں کہ اس فن میں صرف کہانی نہیں پیش کی جاتی بلکہ اس کہانی کے تمام تر کرداروں کو جیتی جاگتی حالت میں متحرک وفعال رکھا جاتا ہے جہاں صرف زندگی کے سست رفتار معاملے نہیں ہوتے بلکہ تصادم وکشمکش کی ایسی فضا ق قائم کی جاتی ہے جس کے دائرے میں ق قارئین، ناظرین ڈرامے کے انجام تک مقید رہتے ہیں، امتیاز علی تاج کا نام اردو ڈرامہ نگاری میں بے حد اہم ہے ان کی فنکارانہ صلاحیتوں نے ایک ایسے ڈرامے کو جنم دیا جس نے نسلوں کو متاثر کیا ہے، اس ڈرامے کے تمام تر کردار، اور کرداروں کے ذریعے ادا کیے جانے والے مکالمے، زمین ومکان اور تمام تر جذباتی، نفسیاتی، سازشی مراحل اس خوبصورتی کے ساتھ طے کئے گئے ہیں کہ یہ ڈرامہ اردو ادب کا مثالی ڈرامہ تسلیم کیا گیا ہے۔

حوالہ جات

١ ایجوکیشنل بک ہاؤس علی گڑھ امتیاز علی تاج، مقدمہ ڈاکٹر محمد حسن انار کلی

٢ بک کارپوریشن، دہلی ڈاکٹر سلیم اختر تنقیدی دبستان

٣ دارالاشاعت مصطفائی، دہلی۔٦ پروفیسر نجم الہدیٰ تنقید مسئلے

۴ ادارۂ فکر جدید، دریاگنج، نئی دہلی ڈاکٹر ظہور الدین جدید اردو ڈرامہ

۵ سیمانت پرکاش دریاگنج، دہلی الوقار پبلیکشن لورمال، لاہور پروفیسر سید وقار عظیم پروفیسر سید وقار عظیم حقیقت نگاری اور اردو اور اردو ڈرامہ نگار (تنقیدی اور تجرباتی مطالعہ)